

قیمت سالانہ تین روپیہ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۵ مارچ ۱۹۱۸ء | نمبر ۱۱

گلدستۂ اخبار

چین میں مانچو کی بحالی پختہ ہونے کا یقین عام طور پر کیا جاتا ہے۔

جرمن جب شہروں پر بم پھینکتے ہیں تو اُن کا منشا کوئی فوجی مدعا نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو صلح پر آمادہ کرنا۔

سیام سے ایک فوجی مشن معائنہ جنگ کیلئے انگلستہ پہنچی ہے متفرق مقامات جنگ کا معائنہ کر کے یہ مشن فرانس جائیگی

دشمن نے فلپز پر ہوائی جہاز ذکی یونٹس ہیں۔ ۲۰ بم پھینکے۔ اس یونٹس میں ۱۷ ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے

لنکا شائر (انگلینڈ) کے کپڑے کے کارخانہ کے ۱۲ لاکھ مزدوروں نے کم مزدوری کے اصول کو قبول کر لیا ہے

پوسٹ آفس نے سوائے فنلنڈ کے رومانیہ اور روس میں ڈاک اور منی آرڈر بھیجنا ملتوی کر دیا ہے۔

جرمن روس پر اپنا تسلط بیٹھا کر اب اٹلی پر بھی دریاء پاوٗ ڈال رہا ہے۔

پریذیڈنٹ ولسن نے جمہور امریکہ کیطرف سے روس کو ہمدردی کا تار بھیجا ہے۔

مسٹر بالفور نے ہاوٗس آف کامنز میں کہا کہ روما ان وسطی طاقتوں کے درمیان صلح ابھی تک استوار نہیں ہوئی

سلطنت برطانیہ نے رومانیہ کی موجودہ مظلومانہ حالت پر ہمدردی کا ایک تار بھیجا ہے۔

فلسطین میں ہماری فوجیں یروشلم نابلس سڑک کی دونوں جانب شمال کو خوب بڑھ رہی ہیں

چین میں خانہ جنگی کے سبب بدامنی بڑھ رہی ہے

مشرقی افریقہ جرمنوں کو واپس دیدیے جائینگے۔ اس خیال سے سنہرجہار کے سینٹ انڈریوز کالج کے طلباء ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔

کیونکہ تجاویز صلح کو جو جواب وسطی طاقتوں نے دیا ہے اس میں مشرقی افریقہ جرمن کو واپس دیے جانے کی تجویز ظاہر کی گئی ہے۔

میسوپوٹامیہ میں ترکی فوجیں حت سے ۲۲ میل پیچھے خان بغدادی تک ہٹ گئی ہیں۔

ہماری فوجوں کا حت پر قبضہ ہو گیا ہے اور آگے کو برابر بڑھ رہی ہیں۔

بمبئی میں صفائی کی قلت کے سبب سے مرض چیچک گذشتہ ماہ میں بہت پھیلی ہوئی تھی۔

لارڈ رونالڈ شے نے ڈھاکہ کالج کے تقسیم انعام کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو پالٹیکس میں حصہ لینے سے منع کیا ہے۔

فیروزپور لائن پر جیتو سٹیشن پر دو کسٹڈ ٹرینوں نے گذشتہ ہفتہ ٹکر کھائی۔

چھاوٗنی لکھنو کے پادری مسٹر کیمبن کے بنگلہ پر ایک آتشی غبارہ گرنے کے سبب سے آگ لگ گئی۔

ہندوستان کا معمولی فوجی اور بحری سالانہ خرچ ۱۹۵۰۰۰۰۰ پونڈ ہے۔

تار برقیات

امریکہ اور روس

لنڈن ۱۲ مارچ - واشنگٹن مسٹر ولسن نے امریکن کونسل مقیم ماسکو کو ذیل کا تار بھیجا ہے سوویتوں کی کانگرس کے اجلاس کی تقریب پر میں اُس گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جو امریکہ کے باشندے اس موقعہ پر روسی باشندگان سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ جرمن طاقت روس میں گھس گئی ہے تاکہ آزادگی کی تمام کشمکش میں خلل اندازی کرے اور اُسکو موثر دے اور روسی باشندگان کے مقاصد کے بجائے جرمنی خواہشات پوری کرے اگرچہ امریکہ کی گورنمنٹ افسوس کہ ایسی حالت میں نہیں ہے کہ براہ راست کوئی کافی مدد دے سکے مگر پھر بھی امداد دینے کی خواہشمند ہے۔ میں روس کے باشندوں کو بذریعہ کانگرس یقین دلاتا ہوں کہ روسی گورنمنٹ ہر ممکن موقعہ سے فائدہ اُٹھائے گی کہ اپنی پوری شہنشاہی اور اپنے پورے معاملات میں پوری آزادگی کو قائم رکھے۔ اور یورپ اور موجودہ دنیا کی زندگی میں اپنی بڑی عظمت کو بحال کرے۔ امریکہ کے باشندے روس کے باشندوں کے ساتھ پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود مختار گورنمنٹ سے ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو آزاد کرے اور اس کے لوگ اپنی ہی زندگی کے مالک بنجا دیں۔

جرمنی کے مطالبات

لنڈن ۱۱ مارچ برن - جرمن فوقیت جس کا جرمنی میں آجکل بڑے زور شور سے چرچا ہو رہا ہے اُس کا ذکر ایک جرمن پروفیسر ایک جرمن اخبار میں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ چونکہ روس کے ساتھ خاطر خواہ سلوک ہو چکا ہے تو اب اٹلی کی باری آئی ہے۔ لازم ہے کہ اٹلی آسٹریا کو وہ کل علاقہ دیدے جو دریائے ٹاگلی منٹو تک ہے۔ ٹریپولی ترکوں کے حوالہ کر دے اور سومالی لینڈ جرمنوں کے حوالہ کر دے۔ فرانس کی بابت یہی پروفیسر کہتا ہے کہ وہ بھاری تاوان جنگ دے اور مناسب تجارتی معاہدہ کرے۔ مگر یہ کافی نہیں ہیں ضرور ہے کہ فرانس دریائے لانگ وے اور برئے کے سطح مرتفع اور وردن اور سندگاد اور بلفورٹ کے قلعے حوالہ کر دے اور فرانس کے باقیماندہ اضلاع جن پر ہمارا قبضہ ہے اسوقت اُس کو واپس دیے جائینگے جبکہ وہ دو ارب پونڈ تاوان جنگ ادا کر دیگا مزید براں جرمن مغربی مراکو - ٹانجیر فرانسیسی کانگو کا حصہ اور فرانسیسی سومالی لینڈ بھی طلب کریگا۔

مغربی میدان

لنڈن ۱۱ مارچ - رائیٹر کا نامہ نگار مقیم صدر مقامات کہتا ہے کہ ۱۰ بجے سے ایکر پروڈسنڈی تک کے کل محاذ پر سخت گولہ باری ہوتی رہی کل شیمیل ناؤ کی سارٹ - آرمنٹیرز - ہیلانٹز اور فیلورب کے قطعہ دو اطراف میں سخت آتشباری ہوتی اور گاس کے گولے پھینکے جاتے رہے۔ آج ۴½ بجے ویسٹ ہوک پر سخت گولہ باری شروع ہوئی۔ دشمن کی سخت گولہ باری کی خاص وجہ یہ ہے کہ اُس نے بے انتہا توپیں اور گولے جمع کر رکھے ہیں۔ فرنٹ پر توپوں کا شور بڑا بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز دشمن کے مجموعوں کے نشانات بڑے زور سے دیکھ رہے ہیں مگر وہاں نظر بہت کم آتا ہے۔

لنڈن ۱۱ مارچ - ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ سینٹ ہیلیر سینٹ سوپلٹ سڑک کے گرد و نواح اور شامپین میں ہمارے خط تک پہونچنے کی کوشش میں حملہ کیا مگر ہم نے بالمقابل حملہ کرتے اُنکو پسپا کر دیا سخت گولہ باری کے بعد دشمن نے دوسرے حملے کئے جن میں خاص حملہ اور فوج نے گوزیلی اور مورٹ ہوم کے خلاف حملہ کیا جو دریائے میوز کے بائیں کنارہ پر ہیں مگر حملہ اور ہر جگہ پسپا کر دیئے گئے۔ دشمن کی ایک مضبوط گروہ نے سینٹ میہیل کے شمال میں ہماری خندقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر ہم نے اُنکو منتشر کر دیا۔ وورین میں امریکن فوج نے پر زور مدافعت کی۔

لنڈن ۱۱ مارچ - مغرب کے مراسلہ میں سر ڈگلس ہیگ کہتا ہے کہ آرمنٹیرز کے نواح میں دشمن نے سخت گولہ باری کے بعد تین حملے کئے۔ مگر ہم نے اُنکو پسپا کر دیا۔ دشمن نے آج صبح کے وقت ایک بڑی یورش کی اور اُس کی پیادہ فوج نے مینینڈیل کے شمال مغرب میں ایک ہزار گز کے محاذ پر حملہ کیا۔ مگر ہم نے اُن کو ہر جگہ پسپا کر دیا۔ اُن کا نقصان سخت ہوا ہوتھلسٹ جنگل کے جنوب کی جانب دشمن کی ایک پارٹی گھس آئی۔ مگر ہماری فوج نے اُس پر پھر فوراً قبضہ کر لیا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کی محبت

(۲)

جس الٰہی محبت کا ہم گذشتہ نمبر میں ذکر کر آئے ہیں وہ خدا کا وہ بے نظیر اور لاثانی مکاشفہ ہے جو یسوع مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آیا اور یہ اُس کا (خدا کا) وہ مخفی قبضہ اور تصرف ہے جو وہ بنی نوع انسان کے دل پر بالعموم کرتا ہے۔ خدا کی محبت یا بہ الفاظ دیگر ہمارے گناہوں کی معافی یسوع مسیح کی زندگی اور وفات سے عمل میں نہیں آئی بلکہ اُس کے ذریعہ سے ظہور میں آئی۔ مسیح کی زندگی کا مدعا انسان پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ اُس نے (مسیح نے) اُن کو کس محبت سے پیار کیا۔ بلکہ اُس کی غرض یہ تھی کہ بتا دے کہ خدا نے اُن کو کس محبت سے پیار کیا۔ خداوند مسیح نے اپنی دعا میں فرمایا ہے اور باپ سے درخواست کی ہے کہ میں نے انہیں تیرے نام سے واقف کیا اور کرتا رہوں گا تاکہ جو محبت تجھ کو مجھ سے ہے وہ اُن میں ہو اور میں اُن میں ہوں۔ ہمارے آسمانی باپ کی محبت دراصل وہ حقیقت تھی جس کی مسیح نے تعلیم دی۔ اور جس کو اپنی وفات سے قائم کر دیا اور اُس پر اپنی مہر لگا دی۔ یہی وہ حقیقت تھی جس کے مطابق مسیح نے زندگی بسر کی اور جس کے سبب سے اُسکو وہ مرتبہ اور اختیار ملا بنی نوع انسان کی تاریخ میں اُس کو یعنی مسیح کو خدا کے بیٹے ہونے کا ایسا پُر زور ادراک اور امتیاز تھا۔ اور اُس کی مرضی خدا کی مرضی کے مطابق اس درجہ تک تھی۔ اور جس سے خدا کا بیٹا ہونے کے اعلیٰ معراج کا اپنی زندگی میں ایسا احساس کیا تھا۔ کہ ہم اُس کی حضوری میں اُس کی روح پر قبضہ پاتے اور اُس کے ایمان میں شریک ہو جاتے ہیں۔ وہ لفظی طور پر اپنا روح ہم میں پھونک دیتا ہے۔ اور ہمارے اندر ایک زندہ پُر فضل اور طاقتور اندرونی حضوری بخشتا ہے۔ جس کی محبت ہمیں بہت دور تک مسیح کے نقش قدم پیچھا نے پر مجبور ہی کرتی ہے۔ بلکہ ہمیں طاقت بھی عطا فرماتی ہے مسیح کی زندگی سے دنیا پر ایک نئی روحانی طاقت نمودار ہو گئی۔ اور یہ طاقت اور قدرت ایسی زور آور تھی کہ جس کی ہلکی سی نظیر پنتیکوست کے دن شاگردوں پر روح القدس انڈیلے جانے میں ملتی ہے۔ کیونکہ مسیح کی روح کا یہ انڈیلا جانا برابر بڑھتا جاتا ہے۔

مگر خدا کی یہ محبت جو انسان کو شرمندہ کرتی اور ساتھ ہی اس کے اُس کو معاف بھی کر دیتی ہے مسیح کے ذریعہ ظاہر ہونے سے پیشتر خدا کے اندر موجود تھی لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کی پدرانہ محبت اور انسان کی الٰہی ابنیت کا یہ انکشاف جو خداوند مسیح کے ذریعہ سے ہو گیا ہے۔ اُس کا انسان کے دل کے اندر ایسا براہ راست احساس اور پکار کیوں ہوتی ہے؟ غور کے بعد اس سوال کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اس لئے کہ خدا نے اُن سچائیوں پر جو پہلے دنیا کی نظروں سے مخفی تھیں اور جو اس وقت تک دنیا میں بڑے زور کے ساتھ کام کرنے والی طاقتیں ثابت نہ ہوئی تھیں اُن پر خدا نے اپنی شخصیت کی پوری طاقت کے ساتھ قبضہ کیا اور اپنے صفات اور حیات کے پورے زور کو ظاہر کر دیا۔ خدا کی ابویت۔ گناہوں کی معافی۔ اور انسان کا الٰہی الاصل ہونا بالکل نئی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ خداوند مسیح نے اُن کو عملی صورت میں لا کر زندگی اور قوت عطا فرمائی۔ اور اپنی ہی شخصیت میں اُنکو ظاہر کر کے انسان کی زندگی میں اُن کے قابل عمل ہونے کو ممکن اور آسان کر دیا۔ انسان کی حالت فضول خرچ بیٹے کی سی حالت ہے۔ اور خدا کی محبت اس کے باپ کی محبت کی مثل ہے۔ اور مسیح میں یہ دونوں باتیں ایسی آ کر مل گئیں خدا کی پوری محبت اور انسان کی دلی آرزو کی پوری تکمیل۔ اور اُن کی قلبی اضطراب اور بے قراری کا پورا اطمینان ہو گیا۔ یہی خوشخبریوں کی انجیل اور بنی آدم کے لئے مسرت اور اطمینان کی وہ حالت تھی جو اُن کی رات گذر جانے کے بعد علی الصبح کو جو موت سے بیدار ہو کر زندگی میں آ جانے کے وقت ہوتی ہے۔ اور اُن کے دل بتا دیتے ہیں کہ یہ انجیل سچی اور برحق ہے۔ اُنکو اپنی روحانی ہستی کے اُس کامل قانون کا احساس اور نظارہ مل جاتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں لکھا ہوا پاتے ہیں جس کی تکمیل سے وہ بالکل محروم تھے۔ اور جس کی تکمیل کی اُنہیں خواہش اور آرزو تھی۔ خداوند مسیح پر اُسی کے دل نے خدا کی محبت کا پورا انکشاف کر دیا۔ اور خدا نے اپنی اس محبت کو ہر شخص کی دل کی تختی پر لکھ دیا ہوا ہے۔ اور اس کو دیکھنے کے لئے روحانی آنکھ اور اس کو ادراک کرنے کے لئے الٰہی دماغ کی ضرورت ہے۔

از سر نو پیدا ہونا کیا ہے؟ } پیدائش یا پیدا ہونا کیا ہے؟ اسکا جواب اُسی وقت زیادہ وضاحت اور صراحت سے ہر شخص کے ذہن میں آ سکتا ہے۔ جب وہ نباتات حیوانات اور انسان کی موجودہ طبعی پیدائش کی حالت پر بنظر تعمق غور و فکر کرے۔ مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدا ہونے سے مراد اور مقصود یہ ہے کہ کوئی وجود اپنی سابق حالت سے نکلکر کسی دوسری حالت میں آ جائے۔ اور اپنے ماحولات متفرقہ کے اندر رہتا ہوا اُن کے سے تمام خیال و احوال و

افعال اپنے سے صادر کرے۔ ایسا کہ اُس کی عقل۔ مرضی۔ تمیز۔ احساس ادراک اور جذبات۔ طبیعت۔ میلان اور رغبتیں سب کی سب اس نئی حالت کے بالکل مشابہ اور موافق ہو جائیں۔ یہ مشابہت اور یکسانیت بلکہ تبدیلی رفتہ رفتہ کل طور پر اپنے گرد و پیش کی اشیاء اور آب و ہوا اور دیگر سامان کے ایسی مانوس ہو جائے کہ اُن کی جدائی اس وجود کو شاق گذرے۔ اور بغیر کسی بالائی اور جبری طاقت کے اُن سے اُس کا جدا ہونا محال بلکہ ناممکن ہو جائے۔ خواہ دُکھ آئیں مصیبتیں پڑیں مخالفتیں ملیں۔ اُن سے علیحدہ ہونے کو ہرگز جی نہ چاہیئے۔ جیسا کہ موجودہ زندگی میں نظر آتا ہے۔

اس کی ایک مثال

مسٹر جے۔ بی۔ ایل صاحب نے میسوپوٹیمیا سے حال میں ایک نوپیدا شدہ شخص کا مختصر سا ذکر ہمارے پاس برائے اندراج اخبار نور افشاں روانہ کیا ہے جس کو ہم اپنے اس مذکورہ بالا نوٹ کی تائید اور تصدیق میں نہایت موزوں سمجھ کر ناظرین کی روحانی ترقی اور بہبودی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے

ایک شخص جو شرارت اور بدمعاشی میں شہرۂ آفاق تھا شراب خانے کے دروازے پر بیٹھا ہوا آنے جانے والوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ ایک مس صاحبہ ہر روز اُسی راہ سے مدرسہ جایا کرتی تھیں۔ یہ بدمعاش اُسکو روز چھیڑا کرتا تھا۔ آخر کار مس صاحبہ اُس سے بیزار ہو کر ایک روز ... اُس سے کہنے لگی کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں تجھ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مس صاحبہ نے کہا کہ اگر تو میری ایک شرط پوری کرے تو میں تجھ سے شادی کرونگی۔ اور وہ یہ ہے کہ تم روز مزدوری کرنے جہاز پر جایا کرو اور شام کو گرجے کی عبادت میں شریک ہوا کرو۔ اگر ایک سال ایسا ہی کرتے رہوگے تو میں تم سے شادی کروں گی مس صاحبہ نے یہ اس خیال سے کہا تھا کہ نہ اُس سے یہ کام ہو سکیگا اور نہ یہ مجھے پھر چھیڑیگا۔ مگر وہ بدمعاش اُٹھا اور مزدوری کرنے چلا گیا۔ اور باقاعدہ گرجے جانے لگا۔ اور کئی سال اسے اسی حالت میں گذر گئے۔ اب ایسا ہوا کہ اُس گرجے کے پادری صاحب کے انتقال کر جانے پر ممبروں میں سے پادری کی خدمت کے لئے انتخاب ہونے لگا۔ اور یہی شخص چنا گیا چنانچہ وہ اُس خدمت پر مامور ہو گیا۔ جب اُسکو یہ خدمت کرتے ہوئے کچھ عرصہ گذر گیا تو ایک روز اُس نے اپنے وعظ کے لئے یہ آیت چنی کہ جب تک انسان سرِ نو پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا بیان اس نے بڑی خوبی کیساتھ کیا۔ مزید برآں مثال دی کہ ایک شخص بڑا بدکار اور شریر تھا اور وہ اس طرح بدل گیا۔ درحقیقت واعظ صاحب کا یہی حال تھا۔ اتفاق سے وہ مس صاحبہ اُس وعظ کو بغور سن رہی تھی۔ بعد عبادت ختم ہونے کے ہر شخص پادری صاحب سے مصافحہ کر کے جانے لگا۔ مگر وہ مس صاحبہ ایک کونے میں دیر تک کھڑی رہی جب سب لوگ وداع ہو چکے تو پادری صاحب سے مخاطب ہوئی کہ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ پادری صاحب نے کہا کہ نہیں۔ مس صاحبہ نے جواب دیا کہ میں وہی لڑکی ہوں جسکو شراب خانہ کے رستہ پر بیٹھے ہوئے تم چھیڑا کرتے تھے۔ ہمارا معاہدہ تھا کہ ایک سال کے بعد میں تم سے شادی کرونگی اب تو ۱۲ سال گذر گئے اپنا وعدہ پورا کیجئے۔ یہ سنکر پادری صاحب نے جواب دیا کہ جو شخص آپ کو چھیڑا کرتا تھا وہ مر گیا ہے۔ یہ دوسرا آدمی ہے جو آپ کو اپنی بہن جانتا ہے۔ درحقیقت انسان خواہ کیسا ہی برا کیوں نہ ہو تو بھی اُس کے تبدیل ہونے کا امکان ہے۔ صرف مسیحی مذہب اس نئی پیدائش کی تعلیم دیتا ہے جیسے مریض تندرستی کو محسوس کرتا ہے اور اس سے حظ اُٹھاتا ہے اُسی طرح جس کو یہ برکت مل ہوتی ہے اُس کا احساس اور ادراک کرتا اور اُس سے لطف اُٹھاتا ہے۔

ارمنیوں پر ترکوں کے تازہ مظالم

ناظرین! جو مظالم ترکوں نے گذشتہ سالوں میں موجودہ جنگ کے متعلق ارمنیوں پر ڈھائے ہیں۔ اُس کی کیفیت آپ لوگ انہیں کالموں میں دیکھ چکے ہیں۔ اب تازہ مظالم ابھی حال ہی کی خبر ہے۔ بلکہ ۸ مارچ کی خبر لنڈن سے ہے کہ جو خبریں "ارمینین انفارمیشن بیورو" سے موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ارز روم کے علاقہ کا ترکوں کو حوالہ کر دینا ارمنیوں کے مزید قتل عام نیز اُن کے آخری قلع قمع ہو جانے کا موجب ہوگا۔ ترکی فوجیں جو آگے بڑھ رہی ہیں تاکہ ارمنیہ پر پھر قابض ہو جائیں وہ باقیماندہ ارمنی آبادی کا تہس نہس کر رہی ہیں۔ ہر ایک ارمنی مرد لڑکا یا شیرخوار فرزند نرینہ مقام ممسون میں تلوار کا لقمہ بنا دیا گیا ہے۔ یہی سلوک ان کے ساتھ شہر اور گاؤں میں کیا جاتا ہے۔ بوغوص پاشا جو پیرس میں ارمنی قومی سفارت کا پریذیڈنٹ ہے کہتا ہے کہ ارمنی قوم اپنی کل تاریخ میں بالکل بربادی کے نزدیک ایسی کبھی نہیں آئی جیسی نزدیک کہ اب آگئی ہے۔ جب کبھی اُن پر خطرہ پڑتا رہا ارمنی لوگ ہمیشہ اپنے کاکیشیائی بھائیوں کے پاس جا کر پناہ لیتے رہے۔ مگر اب وہ پناہ جاتی رہی۔ اور اب ترکوں کے ذریعے جنگی بیردی میں گردوں اور



تاتاریوں کے جرگہ کے جرگہ ہی جرگہ کھنچے جا رہے ہیں بوغت پاشا خیال کرتا ہے کہ اغلباً ترک اپنی اس سرحد تک ہی ٹھہر نہ جائینگے۔ جو ان کے لئے مقرر ہے۔ بلکہ تمام کاکیشیا اور ترکستان میں رلتے رہنے کی کوشش کرینگے۔ تاکہ فارس اور افغانستان کی حدود کی جانب جرمنی توران کے دھاوے کی تیاری کریں۔

ہندوستان میں یہودی سپاہی

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کے یہودی سپاہیوں کے لئے نگران حال افسر مقرر کئے جانا منظور کیا ہے۔ ان کا فرض ہوگا کہ یہ لوگ عبادت کا انتظام۔ ہسپتالوں اور قبرستانوں کا معائنہ کریں۔ اسی کے متعلق یہ بھی مشتہر کیا گیا ہے کہ خدمات کے ضرورت کے وقت جنرل آفیسر کمانڈنگ ڈویژن اور ان ڈیپنڈنٹ برگیڈ یا ان کے افسران کو نکمیشنڈ افسروں اور ان یہودی آدمیوں کو رخصت دینے کا اختیار رکھتے ہیں جو ان کے اختیار میں ہیں۔ جو ان کے ماتحت کام کرتے ہوں۔ تاکہ وہ عید فسح منا سکیں جو ماہ رواں کی ۲۷ تاریخ بدھ کے سہ پہر سے شروع ہو کر ۴ اپریل کو بعد غروب آفتاب ختم ہوگی۔

استفسار

۸ فروری کے پرچہ میں مسٹر این ایم واعظ صاحب نے ناظرین نور افشاں سے سوال پوچھا تھا کہ دانیل نبی کی کتاب ۷؛۲۵ میں کس شخص کی نسبت پیشینگوئی ہے۔ اور کلیسیا کے بزرگوں اور عالموں اور مفسروں اور مورخوں سے جواب کی استدعا کی گئی تھی مگر افسوس ہے کہ تا حال کسی صاحب نے اس جانب توجہ نہیں دی۔ ہمارا منشا تھا کہ ہم خود اس سوال کا جواب دیں مگر اسی وجہ سے خاموش رہے کہ دیگر معززین اور عالموں کو بھی ضرور موقعہ ایسی باتوں کا دینا چاہیے۔ کیونکہ تبادلۂ خیالات میں ہمیشہ ترقی ہوتی ہے۔ اور نور افشاں کے صفحات اس غرض کے لئے ہمیشہ ناظرین کی خاطر کھلے ہیں مگر ناظرین پسند فرمادیں تو ہم سوال و جواب کے سلسلہ کو اخبار میں اخبار میں جاری کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ناظرین سوال بھیجیں ہم ان کو طبع کردینگے اور جو جوابات آئینگے ان کو فوراً اخبار میں شائع کردینگے۔ مگر آپ لوگ اس بات کا ضرور لحاظ رکھیں کہ جواب مختصر اور مدلل ہوں محض عبارت آرائی سے اس کے اخبار میں زیادہ جگہ لینے کے ناحق کی سردردی اور تضیع اوقات سمجھ کر لوگ پڑھنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری اس استدعا کو ناظرین غور اور دلچسپی سے پڑھیں گے۔ ہمارا منشا اپنے اردو خوان بھائیوں کو فائدہ پہونچانا اور خداوند کا جلال ظاہر کرنا ہے۔

آئندہ جنگ امریکن نقطہ خیال سے

محکمہ جنگ مقیمی واشنگٹن (امریکہ) اپنے ہفتہ واری نظرثانی میں کہتا ہے کہ جنگی مرکز ثقل مغرب ہی میں ہے اگرچہ دشمن نے ان ساڑھے تین برسوں میں اس کو مشرق کیطرف لے جانے کی بڑی کوشش کی متفرق محاذات پر دشمن اپنی فوج تقسیم کرنے کا کام پورا کر رہا ہے۔ اس حالت میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے ظاہر ہو کہ دشمن نے مغرب میں مغرب میں بڑا جارحانہ حملہ کرنے کی تجویز ترک کردی ہے اس نے دو بڑے مرکز اپنے جنگ کے قایم کر دیے ہیں۔ یعنی ایک کا جنگی قاعدہ رائمز پر ہوگا اور دوسرا السس میں لورنکل یہ اتحادی اگرچہ جارحانہ حملہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں تو بھی وہ اسباب پر راضی ہیں کہ دشمن ناقابل شکست خطوط پر حملہ کر کر کے اپنی طاقت زایل کرلے امریکن فوجیں خط مدافعت پر اپنی تعداد کو روز بروز بڑھا رہی ہیں۔ اور وہ متواتر بڑھتی جارہی ہیں۔ اور اب چار متفرق جگہوں میں اپنی فوجوں کو خندق گزیں کر رہے ہیں۔ لڑائیوں کا خلاصہ دیکھ اس نظرثانی میں یہ رائے ظاہر کیگئی ہے کہ جرمن زیادہ وسیع پیمانہ پر جنگ کرنے کے لئے قطعہ دائرہ طاذل میں تیاری کر رہے ہیں اور اٹلی کے کوہستانی رقبہ میں ایک جارحانہ حملہ کرنے کی سوچ بچار کر رہے ہیں غالباً ان کا یہ ارادہ ہے کہ مقام ڈالنگرین میں سے ہو کر تنگ جگہ سے میدان میں نکل آویں۔ مگر یہ سب اس وقت منکشف ہو جائیگا جبکہ موسم کھلجائیگا

آریہ سماج لاہور میں تین پارٹیاں

لاہور کی آریہ سماج میں پہلے صرف دو پارٹیاں تھیں یعنی ایک انارکلی پارٹی اور دوسری وچھووالی پارٹی۔ کچھ مدت سے وچھووالی پارٹی میں باہم ممبران میں پردھانی پر جھگڑا ہوگیا جو بہت بری طرح فیصلہ ہوا کہ ایک پرکاش پارٹی ہوگئی اور دوسری ٹھاکر دت پارٹی۔ ایک کا پردھان ایڈیٹر پرکاش ہے اور دوسری کا رائے ٹھاکر دت صاحب ہے۔ ان دونوں پارٹیوں میں پھر باہم جھگڑے شروع ہوئے اور تا حال چلے آتے ہیں ایک جھگڑا مندر کی ملکیت کے بارے میں تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دونوں پارٹیاں اس مندر میں ایک ہی روز بالمقابل پلیٹ فارموں پر لکچر دیتی ہیں اور پولیس برابر حاضر رہتی ہے کہ باہمی فساد نہ ہو۔ اسی کے متعلق ایک نہایت افسوسناک نظارہ حال

ہی میں وقوع میں آیا ہے جس کی کیفیت مطابق ہمعصر اخبار عام حسب ذیل ہے۔

آریہ سماج وچھووالی کے زوال کا ڈھول بجگیا

ہمعصر اخبار عام لاہور اپنے تازہ پرچہ میں اس عنوان مذکورہ کے تحت میں ۳ مارچ کے اتوار کے دن کی کیفیت آریہ سماج وچھووالی کی حسب ذیل بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ گذشتہ اتوار ۳ مارچ کے دن حسب معمول پرکاش پارٹی اور رائے ٹھاکر دت پارٹی سماج مندر میں جمع ہوئی اور پولیس نے انہیں باہمی تمیز کرنے کے لئے جدا جدا طور پر بٹھادیا۔ اب کارروائی جلسہ دونوں طرف شروع ہوئی۔ ایک طرف پنڈت پورنانند اپدیشک نے پرارتھنا شروع کی اور دوسری طرف سماجی بھائیوں نے ڈھولک بجاکر اپنے بھجن گانے شروع کردیئے ڈھولک کے رام رولے میں نہ تو بھجن سنائی دیتے تھے اور نہ پرارتھنا۔ سامعین سماج کی اس تمسخر آمیز حالت پر ہنس رہے تھے۔ اور بہ آواز بلند کہتے تھے کہ جلسہ اب یہاں کیا رکھا ہے۔ آریہ سماجیوں نے خود سماج کے زوال کا ڈھول بجادیا۔ خیر ڈھولک والی پرارتھنا کے بعد سوامی سروانند کا لیکچر سماج کی حالت پر ہوا جس میں انہوں نے ہر دو پارٹیوں کو خوب لعنت ملامت کی اور سمجھایا کہ وہ اس خطرناک رویہ میں جلد تبدیلی کردیں۔ ورنہ آریہ سماج کا ستیاناس ہو جاویگا۔ مگر جونہی یہ لیکچر ختم ہوا پھر دونوں پارٹیوں نے شور و غوغا مچادیا۔ اور آخرکار نوبت باینجا رسید کہ ایک آریہ سماجی نے مخالف پارٹی کے ممبر کو سماج مندر میں ہی دھر رگڑا اور خوب مارپیٹ کی۔ اس پر پولیس نے حملہ کرنے والے سماجی کو کوتوالی میں بھیجدیا جہاں سے حاضر ضمانت پر رہائی دیگئی الغرض اس طوفان بتمیزی کے عالم میں ان دنوں آریہ سماج وچھووالی کے ہفتہ واری جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور لاہور کی پبلک اس نظارہ کو دلچسپی سے دیکھ رہی ہے۔

قیصر جرمن اور شاہ سویڈن

جزائر آلنڈ میں جرمنوں کے اترنے اور ان پر قبضہ کرلینے کے سبب سے سویڈن میں جو جرمنی کے خلاف احساس پیدا ہو رہا ہے اس کو فرو کرنے کی غرض سے قیصر جرمن نے شاہ سویڈن کو ایک تار بھیجا ہے جس میں اس نے وزیر سویڈن مقیم پیٹروگراڈ کی ان کوششوں کا شکریہ ادا کیا ہے جو وزیر مذکور نے جرمن قیدیوں کی خاطر کیں ہیں اور جرمنی اور سویڈن کے درمیان قدیم دوستی کا بھی ذکر کیا ہے۔ بادشاہ نے اس کا مختصر سا جواب دیا

ایک مصنوعی سانپ

ماہ رواں کے اوائل میں کلکتہ کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پولیس نے ایک مقدمہ کے متعلق عدالت میں ایک مصنوعی سانپ پیش کیا جو لمبائی میں آٹھ فیٹ ہے اور جس کے جسم پر زرد سیاہ اور سفید سانپ کے چھلکوں کی طرح چھلکے ہیں۔ اس کی نچلی طرف یعنی پیٹ پر سفید چھلکے ہیں اور اس میں سیاہ چھلکوں سے ایک انگریزی عبارت بنائی ہوئی ہے۔ یعنی "ٹرکش پریزنر ۱۹۱۷" یعنی ترکی اسیر ۱۹۱۷ یہ سانپ بالکل زندہ سانپ کی مثل ہے یہ سانپ ایک گاڑیبان کے پاس سے ملا ہے۔ مگر وہ اس کے متعلق کوئی قابل اطمینان بیان نہیں دے سکا۔ اس لئے پولیس نے اسے عدالت میں پیش کردیا۔ جہاں اس نے بتلایا کہ ابھی عرصہ ہوا جبکہ وہ ریڈ روڈ پر اپنی گاڑی چلا رہا تھا۔ تو سڑک پر پڑا ہوا اس نے یہ سانپ دیکھکر اٹھالیا۔ اسکو اپنے بیان کے ثبوت میں شہادت لانیکی مہلت دی گئی ہے۔ لیکن سوال لازم آتا ہے کہ یہ سانپ کس نے اور کس غرض سے بنایا؟ الفاظ "ٹرکش پریزنر ۱۹۱" سے گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کسی انگریزی دان ترکی قیدی کی دستکاری ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح اس کے پاس سے کلکتہ پہونچایا گیا ہے

میسوپوٹامیہ رزمگاہ

دہلی ۱۲ مارچ۔ ایک مراسلہ مظہر ہے۔ ہیت میں جو ترکی فوج قلعہ بند تھی وہ پیچھے ہٹتی چلی جارہی ہے۔ اور دریائے فرات پر خان بغدادی پر قابض ہے۔ جو ہیت سے ۲۲ میل دور ہے ان کی رجعت کے وقت ہمارے ہوائی جہازوں نے ۵۰۰ فیٹ سے لیکر ۱۰۰ فیٹ تک کی بلندی سے بم کے گولے پھینکے اور مشین توپوں سے آگ برسائی اور انکا بہت سخت نقصان کیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیجئے



جرمنی کے جنگی مقاصد

۱۰ جنوری پر مسٹر ابلفور نے تقریر کرتے ہوئے جرمن جنگی مقاصد کا یوں خاکہ کھینچا ہے کہ:- ہم عقل کے لاجواب طریقہ سے جانتے ہیں کہ اس موقعہ پر جرمن نوجوان قتل میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ جرمن صنعت و حرفت دُنیا کے ہر ایک حصہ میں خطرات میں پڑ رہی ہے۔ جرمن مالی حالت ڈانواڈول ہو رہی ہے۔ اور جرمن قرضہ کے انبار لگ رہے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں ۱۸۷۱ء میں جرمنی نے جو غلطی کی تھی اُس کی تلافی کو روکا جا رہا ہے۔ اس سے بلجیم کو اُس کی اس حالت میں واپس لانے سے روکا جا رہا ہے جسکو اُس مُلک کے نگران نے اس وقت پایا تھا۔ جبکہ اُس کی سرحد پر شورش پیدا کر دی تھی۔ اُس سے اطالیائی اتحاد کے بڑے کام کو جو کمال کو پہونچ رہی ہے روکا جاتا ہے۔ یہ ایک اور بڑی غلطی کہ یعنی پولینڈ کی تقسیم کو رفع کئے جانے کو روکا جاتا ہے۔ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ یونان اُن کے ہاتھوں میں آجائے جنہوں نے اُسکو دھوکا دیا۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ رومانیہ، سرویہ اور مانٹی نگرو کے مصائب دور کئے جانے کو روک دیا جائے۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ سلطی طاقتوں کے اُن قومی عناصر کو روک دیا جائے جو جرمن علم اور حکومت کے نیچے مدت سے ستائے جا رہے ہیں۔

خُدا اور انسان کا رشتہ

خدا ہمارا باپ ہے اور انسان اُس کے فرزند ہیں۔ سارے آدمی بھائی ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے جڑے ہوئے اور متحد ہیں کہ نہ کوئی اپنے لئے جیتا ہے نہ کوئی اپنے لئے مرتا ہے۔ انسان خدا کا ہے۔ خدا میں ہے۔ خدا کے لئے ہے۔ اُس کی روح کا روح۔ اور آدمی کے روح کو کہیں قرار اور آرام نہیں ملسکتا تا وقتیکہ وہ خدا میں قرار اور آرام نہ پائے۔ آدمی خدا ہی کے پاس سے آتا ہے اور اُسی کے پاس واپس جاتا ہے۔ آدمی کا روح ایسا ہی غیر فانی ہے جیسے خدا کا روح جو انسانی روح کا منبع و مخرج ہے۔ اُس کی فرزندیت زائل نہیں ہو سکتی آدمی اگرچہ ناکامل ہے تو بھی وہ کاملیت کے لئے بلایا جاتا ہے۔ وہ غریب ہے مگر خدا کی دولت کا وارث بنایا جاتا ہے۔ ننگا ہے مگر راستبازی کے لباس سے ملبس کیا جاتا ہے۔ خدا سے دُور تر ہے مگر خدا اُس کو اپنی ہی صورت پر بنائے گا۔

خدا کا رُوح پاک وہ نُور ہے جو دنیا میں ہر ایک آنے والے آدمی کو روشن کرتا ہے۔ اُس کو تمام سچائی اور نیکی کا راستہ بتاتا ہے۔ اور اپنی ترغیب وہ تاثیر سے آدمی کے دل اور دماغ اور مرضی پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ روح پاک کا نور ہمیشہ آدمی کے اندر ہے لیکن سب آدمی یکساں طور پر اُس نور کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

یسوع مسیح خدا کا بیٹا بھی ہے۔ اور آدم کا بیٹا بھی ہے۔ اپنی ذات میں اصالتاً خدا اور انسان کے ساتھ ایک ہے۔ مسیح نے خود اپنے آپ میں یہ محسوس کیا کہ مجھ ہی میں خدا اور انسان کا اتحاد و میل ہوتا ہے۔ وہ بہت سے بھائیوں کے درمیان پہلوٹھا ہے۔ خدا کی رحمت اور سچائی اور محبت جسم میں ہو کر اُس میں بسی ہوئی ہیں۔ اور یسوع مسیح کی روح کے وسیلہ سے خدا انسان کو اپنی طرف کھینچتا ہے تاکہ اُس کو خدا کے فرزندوں کے قد کے پورے اندازہ تک پہونچا دے۔ ہماری راہ ہماری سچائی اور زندگی مسیح ہی ہے۔

ہندوستان میں بشپوں اور اُن کی سنڈوں کی تاریخ

یہ معلوم کرنا دلچسپی اور فائدے سے خالی نہیں کہ انگریزی کلیسیا کا سب سے پہلا بشپ جو ہندوستان میں تشریف فرما ہوا تھا وہ ۱۸۱۴ء میں وارد ہوا تھا ۱۸۳۵ء تک نہ صرف ہندوستان ہی میں بلکہ تمام مشرقی نصف کرۂ زمین پر صرف ایک ہی بشپ صاحب تھے۔ اسی سنہ میں مدراس میں پہلا بشپ مقرر ہوا اور پھر ۱۸۳۷ء میں بمبئی میں بھی ایک بشپ صاحب مقرر ہوئے۔ ہندوستان اور سیلون کے ابتدائی صوبہ میں جو سب سے پہلی کانفرنس بشپ صاحبان کی فراہم ہوئی وہ ۱۸۶۳ء میں بمبئی میں ہوئی تھی اور اُسی وقت جنوبی ہند میں بشپی علاقہ تجویز ہوا تھا۔ جو بعد میں ترنی ولی اور ٹراونکور کے بشپی علاقوں میں بدل ہو گیا۔ دوسری کانفرنس ۱۸۷۳ء میں کلکتہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اسی کانفرنس میں بشپ کولمبو کا سب سے پہلے نام آتا ہے لیکن وہ بیمار ہو جانے کی وجہ سے اُس وقت حاضر نہ ہو سکا تھا۔ اس کے بعد قریباً ہر تین سال کے وقفہ میں کانفرنسیں ہوتی رہیں اور یوں متواتر اُن کے جلسے ہوتے رہے۔ ۱۹۰۰ء میں ان بشپی کانفرنسوں کو "سنڈ" کا نام دیا گیا۔ اُس وقت سے آجتک یہی نام جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں جو سنڈ حال ہی میں کلکتہ میں فراہم ہوئی وہ فروری ۳ اتوار سے شروع ہو کر ۸ فروری کو ختم ہوئی جس میں بڑی بڑی باتوں پر خوب گرما گرم بحثیں اور فیصلے ہوئے۔ اس سنڈ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ پراونشل کونسل کے ایک قاعدہ کے مطابق اپسکوپل سنڈ موجودہ صورت ہی میں قایم رہے۔ جس میں ہاؤس آف بشپس۔ ہاؤس آف کلیریکل ریپریزنٹیٹوز

(یعنی پادریوں کے نمائندگان کا ہاؤس) اور ہاؤس آف دے ریپرزنٹیٹوز (یعنی غیر پادریوں کے نمائندگان کا ہاؤس) مشتمل ہو۔

نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا

خداوند یسوع مسیح کا یہ مقولہ کیسا سچا اور نہ صرف خود اُس کے ہی تجربہ کے مطابق تھا بلکہ آج ہمارے تجربہ میں بھی اس مقولے کی سچائی اور پختگی مثل روز روشن کے نمایاں ہو رہی ہے۔ اس کی تصدیق میں صرف ایک ہی مثال نہیں بلکہ صدہا مثالیں ایسی عالمگیر طور پر معرض وقوع میں آ چکی ہیں اور تاحال آ رہی ہیں کہ اب یہ مقولہ ضرب المثل بن گیا ہے۔ اس کی جدید ترین اور بغایت نمایاں مثال سوامی سُندر سنگھ کی ہے جنہوں نے ایسی جوانی اور عالم شباب میں اپنا آپ خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ جو کام وہ کر چکے اور اب جنوبی ہندوستان میں کر رہے ہیں اُن کے بیان کی اس مختصر میں گنجائش نہیں اور نہ ہی وہ ہندوستان کے مسیحی اور غیر مسیحی پبلک سے پوشیدہ ہے۔ جب پنجاب میں اُن کے کام اور طبیعت اور چال چلن کو دیکھ کر مسیحی پبلک اور اُن کے ذی لیڈرگان نے اُن کو "سوامی" کا لقب دیا تھا تو بعض اصحاب بڑے چیں بجبیں ہوئے تھے اور اس لفظ پر اکثر ایسے اصحاب کی جانب سے بہت لے دے ہو گئی تھی۔ لیکن یہ ایک طبعی میلان بنی نوع انسان کا ہے کہ جب کوئی شخص انسان کی کسی فرد یا افراد کی نظر میں کسی مستحسن اور مفید امور میں خواہ وہ مذہب سے تعلق رکھتے ہوں خواہ دنیاوی امور سے۔ معمولی معیار سے بلند اور ارفع ہو تو وہ اُس کو غیر معمولی نظروں سے دیکھنے لگ پڑتے ہیں اور اُس ایسے شخص کو غیر معمولی اور معزز ناموں سے موسوم کرنے لگ پڑتے ہیں۔ اسی قبیل سے اب جو جنوبی ہندوستان کی مسیحی آبادی نے مسیح کے اس عاشق زار کے کاموں اور طبیعت اور چال چلن اور روحانی بلند پائیگی کو دیکھا تو ہزار جان سے اُس پر فدا ہو گئے۔ اور اُس کو "سے لیونگ انڈین پال" یعنی ایک زندہ ہندوستانی پولس" کے معزز اور متبرک نام سے موسوم کر دیا ہے۔ چنانچہ اِسی عنوان کا ایک انگریزی مضمون ۲ مارچ کے پرچہ کرسچین پیٹریٹ نے انگریزی اخبار سٹار سے درج کیا ہے جس میں سوامی جی کی مختصر تاریخ اُن کی اوائل عمر سے آج تک کی ذکر کی گئی ہے۔ دیکھیں اس لقب "اے لیونگ انڈین پال" پر کیا خامہ فرسائی کی اور حاشیہ چڑھائے جاتے ہیں۔

"حقایق قرآن" کا گہرا اثر مسلمانوں پر

کرسچین بک سٹور لودیانہ نے حال ہی میں ایک چھوٹا سا ٹریکٹ اردو زبان میں مشن پریس الہ آباد سے شائع کروایا ہے۔ جس کا نام "حقائق قرآن" ہے۔ اس میں مختصر طور پر قرآن سے ۱۴ امور ایسے درج کئے گئے ہیں کہ جن کے بیانات سے خداوند یسوع مسیح کی فضیلت حضرت محمد صاحب پر ایسے قاطع اور ساطع طور پر ثابت کر دی گئی ہے کہ اسلامی حلقہ میں تھلکہ مچ گیا ہے۔ سارا ٹریکٹ قرآنی تصدیق کو مدنظر رکھ کر نہایت سادہ اور شائستہ عبارت میں لکھا گیا ہے۔ اس کا جواب اہل اسلام سے سوائے تاویلات بعیدہ کے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کی ہے دیا جانا ناممکن ہے۔ بلکہ اُن صفات کو خیرباد کہہ کر ہی دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ لاہور کا مرزائی اخبار "پیغام صلح" لاہور نے اپنے چھ مارچ کے پرچہ کے دوسرے صفحہ پر الہ آباد کے کسی مسلمان کی ایک چٹھی درج کرتے ہوئے اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "...... اعتراض جو کئے گئے ہیں ان کا جواب اس وقت تک بن نہیں سکتا جب تک کہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کردہ صفات اور اُن کے زندہ بجسد العنصری آسمان پر دو ہزار سال سے الآن کما کان ہونے کے عقیدہ کو خیرباد نہ کہا جائے"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جن باتوں کا اُس ٹریکٹ میں حوالہ دیا اور بیان کیا گیا ہے۔ جب تک اُن کی حقانیت اور بعینہٖ واقع ہونے کے مسلمہ "عقیدہ" کو ترک کر کے نئی تاویل اور عقیدہ مرتب اور قائم نہ کیا جائے تب تک رسالہ محولہ بالا لاجواب اور اسلام پر ایک "ضربۂ عیسوی" ہے۔ جس کی زد سے بچنا اسلام کو ناممکن ہے

اپنے معزز معاصر کے مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس رسالہ کا اثر ہندوستان کے مسلمانوں پر بہت گہرا پڑا ہے۔ اس کے اس گہرے اثر کی ایک اور بین دلیل یہ ہے کہ جو چٹھی ہمارے معاصر کو الہ آباد سے موصول ہوئی ہے۔ اس پر آپ ابتدائی حاشیہ چڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ان سوالات کو ہم کوئی اہمیت نہ دیتے"۔ یعنی بالکل دم بخود ہو جاتے اور جواب دینے سے قطعی پہلوتہی کرتے "اگر اُن کا کم از کم مسلمانوں پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ لیکن جو چٹھی ایک مسلمان کی طرف سے اس ٹریکٹ کے ساتھ الہ آباد سے موصول ہوئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر اُن کا کسقدر گہرا اثر پڑا ہے۔ اور حضرت مسیح کے متعلق موجودہ خیالات کے صحیح ہونے کی صورت میں اسلام کا کیا حشر ہونے والا ہے" یعنی بہت برا حشر ہونے والا ہے ما اسلام کا حشر معرض خطر ہے۔ "لہذا" ان موجودہ خیالات کو ترک کر دینا ہی اس رسالہ کا جواب ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ ذرا اس خط کے اُن فقرات پر بھی ناظرین غور فرما دیں جو ایڈیٹر صاحب موصوف نے درج فرمائے ہیں وہ یہ ہیں۔

معظمی مکرمی بتسلیم۔ عیسائیوں نے
ایک رسالہ بعنوان "حقایق قرآن"
شایع کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم
لوگوں میں بے حد اطمینانی پھیل ہوئی



ہے۔ رسالہ نمبر ارسال خدمت ہے
مہربانی فرماکر آپ خود یا مولانا مولوی
صدر الدین صاحب اس کے متعلق
جواب شافی دے کر مرحمت فرمایئے۔۔
۔۔۔ مہربانی سے جلد سے جلد جہاں تک
ممکن ہو مرحمت فرمایئے۔ جتنی تاخیر ہوگی
اتنی بے اطمینانی بڑھیگی۔۔۔۔"

ناظرین اس خط اور معزز معاصر کے حواشی سے بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ اس رسالہ نے مسلمانوں کو اضطراب اور نہایت درجہ کی بے قراری کے قعر سمندر میں کیسا غرق کردیا ہے۔ ہمارے معزز معاصر نے اقرار کیا ہے کہ آئندہ اشاعت سے وہ اُن باتوں کا جواب دینا شروع کرینگے۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ہندوستان میں شراب اور دیگر منشیات۔

اس عنوان سے انگلو انڈین ٹمپرنس ایسو سی ایشن نے ہندوستان کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے ایک مظہرنامہ یا اعلان شائع کیا ہے جس میں شراب اور دیگر منشیات کی خرابیوں کے بارے میں ذیل کی نو باتیں درج ہیں۔ یعنی (۱) شراب۔ کوکین۔ افیون اور منشی ادویات (مثل بھنگ گانجہ اور چرس) زہریلی چیزیں ہیں (۲) حتی کہ ان کا اعتدال استعمال بھی مضر ہے۔ خصوصاً ہندوستان جیسے گرم ملک میں۔ طبعی اور ذہنی تکلیفات کا اُن سے قطعی دفعیہ نہیں ہوسکتا۔ (۳) جو لوگ اپنے آپ کو غیر شرابی مشروبات ہی سے محدود رکھتے اور منشی اشیاء کے استعمال سے اپنے آپ کو بچائے رکھتے ہیں وہ زیادہ برداشت کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور امراض اور دیگر متعدی اثرات کا بخوبی مقابلہ کرسکتے ہیں۔ (۴) بہت سی صورتوں میں شراب آنے والی شکست کے لئے سفر ہے۔ خصوصاً اس سے امراض آتشک لاحق ہو جاتی ہیں (۵) شراب سے قحط کے سامان فراہم ہو جاتے ہیں (۶) طاعون کا دافع بھی شراب نہیں ہوسکتی (۷) شراب سے ملیریا کے اور تپ دق کے کیڑوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت انسان کے جسم میں زائل ہوجاتی ہے (۸) جو باتیں اوپر بیان کی گئی ہیں وہ افیون اور دیگر منشیات پر بھی پورے طور پر صادق آتی ہیں (۹) پس ہم ہندوستان کے باشندگان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اُس پوری پرہیزگاری کو قائم رکھیں اور عمل میں لائیں جس کا اُن کے مذہب مجلس فرائض نے اُن پر فرض ٹھہرا دیا ہے۔

اس کے بعد ہندوستان اور یورپ کے چیدہ چیدہ بڑے بڑے عالم فاضل اور تجربہ کار ڈاکٹروں کے نام درج ہیں۔ جنہوں نے مذکورہ بالا امور کی اپنے علمی اور تجرباتی لیاقتوں سے تصدیق کی ہے۔ اور جو شراب اور دیگر منشیات کے قطعی طور پر ترک کردینے کی ہندوستان سے اپیل کرتے ہیں ہمیں امید واثق ہے کہ ناظرین اخبار کو ان باتوں پر غور اور عمل کرنے سے بڑا بھاری طبعی اور دماغی فائدہ ہوگا۔

ڈھونڈنا ہی پانا ہے

خداوند یسوع مسیح نے یہ اصول قائم کردیا ہے "ڈھونڈو تو تم پاؤگے" جس کا مطلب یہ ہے کہ ڈھونڈنا ہی پانا ہے۔ یعنی ہر ایک سچی نیت کی دعا کا جواب خود ملتا ہے کیونکہ تمام سچی دعائیں اُسی خدا سے کیجاتی ہیں جس نے دعا کو اپنے دل کے اندر قائم کردیا ہے۔ جو اُس کے (خدا کے) الہام کے مطابق جواب دیتا ہے مثلاً کوئی آدمی خدا کی جستجو کرتا ہے تو خدا خود ہی اُس آدمی کو پالیتا ہے۔ اور اُس پر اپنا تصرف کرلیتا ہے ہمارے روحانی تجربے سے ہمیشہ اس امر کی تصدیق ہوتی رہتی ہے۔ جونہی کہ کوئی شخص توبہ کرتا ہے تو وہ راستباز بنجاتا ہے۔ اور یہی حقیقت اُن مبارکبادیوں کی کلید ہے جو خداوند مسیح نے کوہ زیتون پر سے فرمائی تھیں۔ یعنی دل کے غریب ہی امیر ہیں۔ بیمار ہی تندرست ہیں۔ بھوکے اور پیاسے ہی سیر ہیں۔ یہی بظاہر اُلٹی مگر سیدھی اور صحیح باتیں ہماری روح کی زندگی کی سچائیاں اور حقیقتیں ہیں۔ مگر اُن پر ظاہر کردی گئی ہیں۔ جو مسیح میں بچے اور شیر خوار ہیں۔ لیکن داناؤں اور حکیموں سے مخفی اور مستتر ہیں +

بحر اوقیانوس میں چوہوں کا جزیرہ

جنوبی بحر اوقیانوس میں ایک بہت بڑا جزیرہ جس کا نام سوتھ جارج ہے صرف چوہوں سے آباد ہے جزیرہ کا رقبہ ۵ ہزار مربع میل ہے اور اس سرزمین میں سوائے چوہوں کے اور کوئی جاندار نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جو کچھ یہاں موجود تھا اسے ان چوہوں نے تلف کردیا ہے۔ جزیرہ کے اندر چوہوں نے جابجا سڑکیں اور سردیوں کے لئے تنل بنائے ہوئے ہیں اور اُن کا گذارہ اُن مردہ وہیل مچھلیوں کے گوشت پر ہے۔ جنہیں شکاری مار کر چھوڑ دیتے ہیں۔ بظاہر اس جزیرہ کو چوہوں سے پاک کرنے کی کوشش نہیں کیگئی۔ لیکن اگر وہاں کسی طرح پلیگ کے جراثیم پہنچا دیئے جائیں تو تھوڑے عرصہ میں اُن کی صفائی ہوجانا ممکن ہے۔

اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں۔

کلوری ناتھ کیلاشی
بھارتی ورشنا بھلاشی

آہا! آہا!! آہا!!! یہ ایکیہ شبھاونا اور اتی سندر سین ہے کہ ہم سب لوگ جو ناصری ناتھی پنتھ کے ہیں۔ آپس میں کتنی ہی ترک بترک (بحث و مباحثہ) کریں پرنتو سب کا سدا انت میں پربھو کی مہما اور گورو دیو کے راجیہ پرچار کا رہتا ہے۔

دیکھئے ورتمان یدھ (جنگ) کا پھل جو کچھ ہو رہا اور ہووے گا۔ اس سے گورو ناراین کے دھرم ہی کی مہما پرگھٹ ہوگی۔ ایک سمے سے ہم لوگوں کا تیرتھ استھان دھام یروشلیم مسلمانوں کے ادھکار میں تھا۔ پرنتو ورتمان "ناصری ناتھی" سمراٹوں (شہنشاہوں) کی جنگ کا یہ پھل ہوا کہ ہمارا تیرتھ استھان مکت ہو گیا۔ سنئے بس سناتن دھرمی ناگری کا ایک سپتاہک پتر "پاٹلی پتر" بانکی پور (صوبہ بہار اڑیسہ کی راجدھانی) سے بھوم بار ہفتوں کی اور سے پرکاش ہوتا ہے اس پتر کے مانیہ ور سمپادک مہاشے نے یدھ سماچار نوٹس میں لکھا یروشلم عیسائیوں کا متھرا بندرابن۔ یہ ہیڈنگ دیکھ کے جو آنند ہم کو ہوا وہ آنند آپ سب کو بھی ہوگا۔

ہم نے انیک بار مشن سکولوں کے سٹوڈنٹس سے سنا کہ ہم لوگ "ہولی بائبل" کے ایگزامنیشن میں کرسچن لوگوں سے آگے رہ سکتے ہیں۔ پرنتو کیا کریں بائبل کے نگروں کے ایسے نام ہیں جو بڑی کٹھنتا کے ساتھ یاد کرنے پڑتے ہیں۔ آج وہ دن آرہا ہے کہ بالک سے بڑھ وہ تک سماچار پتروں کو پڑھ کے ہمارے دھام کے نگروں کے نام سب کی جیبھ (زبان) اپر چڑھ رہے ہیں۔ کیا یہ ہمارے دھرم کی مہما نہیں؟

یہی دیکھ کر ہمارے مانیہ ور بھرتا بھارتی ورشنا بھلاشی اور ادھر انسین منسٹر (سوامی نربھیانند بھارتی) کے ترک بترک کا میل ہو رہا ہے۔ پرنتو یہ بھرتا جی! اس سپتاہ میں آتما شن کا کام ہاتھ پڑا ہے کہ دن رین دونوں ہاتھوں لگے رہتے ہیں۔ سو نورافشاں میں آرٹیکل لکھنے کے لئے تیار نہ تھے۔ پرنتو پنجم مارچ ۱۹۱۸ء کے نورافشاں پرشٹ ۸ کالم دوئے میں ہیڈنگ "انسین بھارتی سائین" پڑھ کے پرا ہی ایک گھنٹہ تک ٹکٹکی بھرتا جی اور سو نورافشاں کی اورتی کے لئے پیار تھا کی اور سب اودیشک کاریوں کو تیاگ کے نورافشاں کے لئے لکھنے بیٹھ گئے۔

بھیا ورشنا ابھلاشی کیا کہتے ہیں

آپ کے انت کرتو ہم لوگ بھارت بھومی کے ہیں۔ کچھ نہ کچھ تو جنم بھومی کا گن رہتا ہے۔ یہ ماس پھاگن ہولی کا ہے۔ اس لئے آپ نے "گھونگھٹ" اپنے لیکھ میں ٹھیک ہی لکھا ہے۔

اے پیارے دلارے اب آپ کو گھونگھٹ کی اوٹ میں "انگلش ہولی" (ارتھات پوتر) کھلائیں گے گویا دیو آپ جیسے ہولی کھیلنے والوں اور ہمارے جیسے گھونگھٹ کی اوٹ میں کھلانے والوں کو سدا اٹل بنائیں رکھیں۔ اور ہم سب لوگ ناصری ناتھی "سدیو" ہولی! ہولی!! ہولی!!! کرتے رہیں۔

بھارت ورش کے نواسی ہمالیہ کی چوٹیوں میں کیلاش کو کھوجتے پھرتے ہیں۔ پرنتو ہم ڈرھتا پوربک بڑے پرمانوں سے دکھاویں گے* کہ کیلاش وہیں ہے۔ جہاں ہمارے کلوری ناتھ کیلاشی براجمان ہیں۔

جے! جے!! جے!!! کلوری ناتھ کیلاشی اٹل رہیں بھرتا۔ بھارتی ورشنا بھلاشی آپ کا پربھو میں، منسٹر سوامی نربھیانند بھارتی۔ اچھاپورم۔

* کیلاش پر کسی سمے آرٹیکل لکھا جاوے گا۔

اچھاپورم ۵ مارچ ۱۹۱۸ء

خوشنویس صاحب نورافشاں

عزیز باتمیز۔

دعا۔ مراسلہ ہذا بہت ہی تڑاتڑی میں کھینچا گیا ہے۔ ذرہ اپنے بڈھے بابا کی سیوا کیجئے سدھار لیجئے۔ یہ بڈھا بھارتی آپ کو اپنے یوگا بھیاس میں ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ آپ کی دینی دنیوی بہتری کے لئے شب و روز دعاگو رہتا ہے۔

خداوند کریم وہ دن جلد لاوے کہ آکے آپ کو اپنے سینہ سے لگاؤں +

جیتے رہو میاں میرے پیارے بالک دلارے

(دعاگو) تیرا بڈھا بابا۔ بھارتی۔

ناظرین! آپ نے دیکھ لیا کہ ہمارے کرمفرما بھارتی جی کا یہ خط جو آنجناب نے اس احقر کاتب نورافشاں کو تحریر فرمایا کیسا غائبانہ محبت اور قلبی مودت کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ آپ کی روحانی تجلی اور قلبی نور کی کرنوں سے دیدۂ دل کو کیسی خیرہ کر رہا ہے، جس کے لئے بندہ دل سے شکرگزار اور ہزار جان سے نثار ہے۔ پیارے باباجی۔ بندہ کو آپ کے (اور سوامی سندر سنگھ جی صاحب کے) مضامین ہمیشہ ہی دلکش اور پیارے لگا کرتے ہیں۔ اور جہاں تک



بندہ سے ہو سکتا ہے۔ نہایت ہی شغف اور دلی توجہ کے ساتھ اس کو لکھا کرتا ہوں مگر احیاناً کہیں غلطی رہ بھی جائے تو بندہ نواز اڈیٹر صاحب اس کی صحت فرما دیا کرتے ہیں۔ بندہ کو آپ کے اس شفقت نامہ سے آپ کے دیدار کا غایت درجہ کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت رکھے اور بہت جلد آپ کے دیدار پُر انوار سے اس بندہ کو بھی سرفراز اور ممتاز فرماوے۔ خدا کی حمد اور تعریف ہو۔

راقم۔ عبدالغنی خوشنویس نور افشاں۔
ایس۔ پی۔ سٹریٹ لودیانہ پنجاب

دنیا میں سب سے بڑی کنونشن

میں نے وعدہ کیا تھا کہ جنوبی ہند اور سرائی مسیحیوں کا حال لکھونگا۔ لیکن بوجہ عدیم الفرصتی کے فی الحال مشکل ہے۔ فرصت پاکر چند روز کے بعد مفصل کیفیت ہدیہ ناظرین کرونگا۔ اس وقت میں صرف ایک بڑی کنونشن کا ذکر کیا چاہتا ہوں چند امریکن و یورپین مشنری حاضر تھے۔ جنہوں نے کہا کہ یہ کنونشن دنیا بھر میں سب سے بڑی ہے۔ یہ "سرین کریچن مار امن کنونشن" کہلاتی ہے۔ آج اس کنونشن کا آخری دن ہے۔ اور قریباً تیس ہزار (۳۰۰۰۰) مسیحی حاضر ہیں۔ میں نے اب تک سیالکوٹ کنونشن کو سب سے بڑی سمجھا تھا۔ مگر یہاں اس کنونشن کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اس علاقہ ملابار میں بہت مسیحی ہیں۔ جدھر دیکھو مسیحی آباد ہیں اور ہر چہار سو گرجوں کی چوٹیاں نظر آتی ہیں۔ یہ خداوند کے پیارے رسول مقدس توما کی کوشش کا نتیجہ ہے جو سنہ ۵۲ء میں ملابار میں آیا اور چند کلیسیا میں قائم کیں۔ وہ پرانے گرجے ابتک اُن کی یادگار موجود ہیں۔ ایک گرجا بالکل جنگل میں ہے جس کو خود مقدس توما نے بنایا تھا۔ مگر اب بوجہ جنگلی جانوروں اور دیگر خطرات کے جگہ ویران پڑی ہے اور ٹراونکور ریاست میں قریباً پانچ لاکھ مسیحی ہیں جو مقدس توما کے مسیحی یا سرین کریچن کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں پر بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ مگر رہائش بالکل سادہ پوشاک وغیرہ سب باتوں میں یہ مسیحی قابل تعریف ہیں۔

میں مشکور ہوں سرین کریچن میٹروپولیٹن بشپ و کمیٹی کا کہ انہوں نے ہر جا مجھے خدمت کے لئے بہت عمدہ موقعے دیئے۔ جہاں کہیں میٹنگوں کے لئے گیا چار ہزار سے لیکر سات ہزار تک ہر جگہ اور ہر میٹنگ میں لوگ حاضر ہوتے رہے۔ اور آج میری زندگی میں پہلا موقعہ ہے کہ تیس ہزار مسیحیوں کے سامنے وعظ کیا۔ ایک عجیب نظارہ ہے۔ خدا نے ان میٹنگوں پر بڑی برکت بخشی ہے۔ سینکڑوں روحیں بچ گئیں۔ اور سینکڑوں جوان خدمت کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اس بڑی برکت کا سبب آپ صاحبان کی دعائیں ہیں۔ جن کے لئے میں تہ دل سے آپ کا شکرگزار ہوں۔

میں نے آجتک کبھی انگریزی میں وعظ نہ کیا تھا۔ مگر یہاں پر مجبوراً مجھے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں وعظ کرنا پڑا۔ کیونکہ اس طرف کوئی ہندوستانی نہیں جانتا۔ صرف مسٹر پارکر اور ایک محکمہ جنگلات کے افسر ہیں جنہوں نے چند میٹنگوں میں ہندوستانی سے ملیالم دیسی زبانوں میں ترجمہ کیا۔ اس کنونشن میں قریباً بیس ہزار مرد اور دس ہزار عورتیں حاضر تھیں خدا کی روح عجیب طور سے کام کر رہی ہے۔

میں کل یہاں سے کوچین ریاست میں جا رہا ہوں۔ اور بعد ازاں سیلون و کولمبو کیطرف سے دعوت ملی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سال میں اپنے خاص کھیت تبت میں نہیں جا سکونگا۔ کیونکہ اس طرف لاکھوں مسیحی ہیں۔ اور چاروں طرف میٹنگوں کی بلاہٹ ہے۔ اس بڑی خدمت کو چھوڑ کر جانا بھی خدا کی نافرمانی ہے۔ آپ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے خادم کی بذریعہ دعا اس بڑے کام میں مدد کیجئے۔ نہایت مشکور ہونگا۔ اور زیادہ حالات اس ملک و مسیحیوں کے پھر لکھونگا۔ آداب۔

آپ کا خادم۔ فقیر حقیر سندر سنگھ۔

نور افشاں اور علمائے بائیبل

آجکل بندہ کے زیر مطالعہ حزقیل نبی کی کتاب ہے جسکو پڑھتے ہوئے پانچ باب ختم ہوا۔ مگر چونکہ ہمارے زمانے میں کئی ایک نئی چیزیں ایسی معلوم ہو گئی ہیں جنکا ذکر کبھی کہانیوں میں سنتے تھے۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اسوقت ہمارے بزرگ بلکہ زمانہ سابق کے علماء جو موجد گنے جاتے ہیں اگر آج قبر سے نکل آئیں تو طفل مکتب کیطرح ہم سے اُن کا نام دریافت کرینگے۔ مثلاً موٹر کار۔ موٹر سیکل۔ ایروپلین۔ چنانچہ مذکورہ باب کی دس آیت میں مرقوم ہے۔ تیرے درمیان باپ بیٹوں کو کھائینگے۔ اور بیٹے اپنے باپوں کو کھائینگے۔ اور میں تجھ پہ بلا لاؤنگا۔ تیرے سارے باقی لوگوں میں ہر ایک کو ہوا پر پراگندہ کرونگا۔ اسکی بارہ آیت میں بھی ہوا پر پراگندہ کرونگا دوبارہ آیا ہے پس اسکی کیا تفسیر ہو سکتی ہے۔ کیا یہ پیشینگوئی جرمن پر عاید نہیں ہو سکتی؟

لہذا اسکو سمجھنے کے لئے تمام ریفرنسوں کی پڑتال کی جہاں پہ تتر بتر اور ملک بملک آوارہ ہونے

کا ذکر ہے۔ اس لئے تسلی نہ ہوئی۔ دیگر اس بےچینی کی حالت میں ایک بزرگ دوست مسٹر ایل ڈرہم صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب ٹکسال کلکتہ کی نصیحت یاد آگئی۔ کہ کلام مقدس کو ہمیشہ سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ مگر اب سمجھائے کون؟ خیال پیدا ہوا کہ نورافشاں کو لکھوں۔ جسکا فرض منصبی یہ ہے کہ ایسے مضمون کو سمجھنے میں ہماری مدد کرے۔ مگر جب اس غور نے اور لمبی تانی تو مسٹر این ایم واعظ صاحب کا استفسار مطبوعہ ہلم ۸ صفحہ ۱۰ کالم ۳ یاد آگیا کہ جب اس عزیز کو جس نے بزرگوں عالموں مفسروں اور مورخوں سے التجا کی ہے کہ "دانی ایل ۷:۲۵ کی تشریح و تفسیر خداوند یسوع اور اس کے کلام اللہ کی عزت کیخاطر مطلوب ہے" سو آجتک کسی نے مدد نہ کی۔ تو تیری کون سنیگا... عبارت زیر قلم تھی کہ پوسٹمین نے آواز دی میرے بیٹے جیکس ریمس نے لپک کر ڈاک لی اور مجھ کو دی سب سے پہلے نورافشاں مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۱۸ء کھولا اور ہیڈنگ دیکھتے ہر صفحہ کا عنوان نورافشاں دیکھا اور اسکو پڑھنا شروع کیا جسکے آخری جملوں نے جہاں ولایتی مشنری صاحبان کو توجہ دلائی گئی ہے ایک گہرا اثر پیدا کیا جسکے ذریعہ بندہ کو اپنا شاگردی کا زمانہ یاد آگیا کہ تو نے جن بزرگوں سے تعلیم پائی ہے اور جہاں جہاں بیبل مقدس کی تفاسیر وغیرہ اور دیگر علم الہی کی کتابوں کا ذخیرہ دیکھا ہے اور جنکو جانتا ہے نام لیکر عرض کر تاکہ مسٹر این ایم واعظ اور پادری جے مکلین صاحب اور بندہ کی آرزو۔ بلکہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کی زندگی منور ہوجائے

پادری مکلین صاحب کی اپیل نے ایک دوسرا اثر بھی پیدا کیا۔ یعنے اُن بزرگوں کے نام ہمی جو ایسے موقعہ پر ہماری مدد کریگے انکا نام نامی صفحہ دنیا پہ تا ابد قائم رہیگا اور خداوند یسوع مسیح کا وہ قول بھی اُن پر صادق آئیگا کہ اے میرے اپ کے مبارک لوگو جو بادشاہت بنائے عالم کے وقت سے تمہارے لئے تیار کیگئی ہے آ کے میراث لیں

لوبتی ۷ہم ۲۵ کیونکہ جب این ایم واعظ پادری مکلین صاحب اور نظرباز نے نورافشاں کے بے مضمون مانگے اور اپنی روحانی بہتری کیلئے بائبل مقدس کو سمجھنا چاہا تم نے انکو چھوٹا بھائی سمجھ کر انکی مدد کی تو میری ہی کی۔

اس باعث بندہ پیار کے بڑے اجارے سے عرض کرنیکا حقدار ہو کہ جیسا ہماری شاگردی کے وقت ہمکو سکھلایا اور ابتک سکھلاتے ہو نورافشاں کے ذریعہ ہم آرزومندوں کی تسلی کیجئے کیونکہ اس وقت آپ کے سوائے اور کوئی نہیں نظر آتا کہ عرض کریں اب وہ نام سنئیے (۱) سی ایم ایس ڈیونٹی سکول کلکتہ کے پرنسپل اور پروفیسر صاحب جناب پادری سکاٹ صاحب جو ۱۸۹۵ء میں جہلم تھے سُنا ہے کہ آجکل سینئیر سکول گوجرانوالہ میں ہیں۔ آپ نورافشاں کے ذریعہ ہماری مدد کریں جناب بزرگ کیپٹن ڈبلیو ہوپر صاحب ڈی ڈی امید ہے کہ اپنا بیش قیمت وقت کا کچھ حصہ اپنے پرانے شاگرد کو دینگے بشپ۔ ایم۔ ایس سینٹ جان ڈیونٹی سکول لاہور کے پرنسپل و پروفیسر صاحب۔ الہ آباد بشپ ایم ایس سینٹ پال ڈیونٹی سکول کے پرنسپل پادری ایس جے رڈن صاحب بی۔ اے۔ اب آخر میں چند مہاوتوں کا نام لئے بغیر نہیں رہ سکتا پادری ایچ۔ اے کلارک صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی جو اخباروں کے پرانے مددگار ہیں۔ ایس گھوس صاحب بی۔ اے۔ ۔ اے جی جی کوسی صاحب ایم۔ اے۔ بڑے زندہ دل ہیں پی ایم زنگر صاحب بڑے دیرینہ مشنری ۱۸۶۶ء سے ہندوستان میں خدمت کر رہے ہیں کینن ایس نہال سنگھ صاحب بی۔ اے۔ پادری جے این گمنی۔ اے۔ جناب کینن جان علی بخش۔ رابرٹ گارڈنر صاحب خصوصاً مسٹر منوہر جان صاحب ساحر پادری جے ڈرین صاحب امریکن مشن راولپنڈی بس آپ بزرگ جو بائبل کے عالم متبحر ہیں اگر صرف ایک ہی مضمون ہر ماہ نورافشاں کے ذریعہ شائع کراتے رہیں تو نورافشاں اپنے منصبی فرائض کو بوجہ احسن پورا کر کے مسیحی اور غیر مسیحی پبلک کو فائدہ پہنچا سکیگا۔ خادم۔ نظرباز مبشر انجیل حسن ابدال

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم (اعلےٰ) اور مکمل بنا لی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ روپیہ امریکی کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک ہوا کرے فی طالب علم للعہ جماعت اہواری فی طالب علم ... سرکار ... صحیح متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم بجائے حصول تعلیم سٹی مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر شلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرو کو کیرم وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ کرو کرول فی عـہ سے صـعہ تک جن رکشا اعـہ سے ۱ لـہ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول ٹبالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے موسسہ جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے ایک پرفضا اور وسعت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... برادرز چھپا